سوال

سوال : سجدہِ شکر کی فضیلت : (بندہ جس وقت نماز پڑھ کر سجدہ شکر کرتا ہے تو اللہ تعالی فرشتوں اور بندے کے درمیان سے پردہ کھول دیتا ہے ، اور فرماتا ہے : میرے فرشتو! میرے اس بندے کو دیکھو! اس نے فرض ادا کیا ، اور میرے ساتھ وعدہ بھی نبھایا ، اور پھر اس پر میں نے جو نعمت کی ہے اس کے بدلے میں سجدہ شکر بھی کیا ، میرے فرشتو! اس کے لئے کیا ہونا چاہیے ؟ تو فرشتے کہتے ہیں : یا رب! تیری رحمت ہونی چاہیے ، تو پھر اللہ تعالی فرماتا ہے : اس کے بعد کیا ہونا چاہیے ؟ تو فرشتے کہتے ہیں : یا رب! تیری جنت ہونی چاہیے ، تو پھر اللہ تعالی فرماتا ہے : اس کے بعد کیا ہونا چاہیے ؟ تو فرشتے کہتے ہیں : یا رب! اس کی ساری خواہشات پوری کر دی جائیں ، تو اللہ تعالی فرماتا ہے : پھر اس کے بعد کیا ہونا چاہیے ؟ تو فرشتے خیر و بھلائی کی ہر چیز کا ذکر کر دیتے ہیں ، تو اللہ تعالی فرماتا ہے : میرے فرشتو! اس کے بعد کیا ہونا چاہے ؟ تو فرشتے کہتے ہیں : یا رب! اب ہمیں کچھ نہیں پتا ، تو اللہ تعالی فرماتا ہے : میں اسکا شکر ادا کرونگا جیسے اس نے میرا شکر ادا کیا ، اور اس پر میں اپنا فضل کھول دونگا ، اور اسے اپنی رحمت دکھاؤں گا) اس حدیث کی صحت کے بارے میں بتلائیں ، اللہ تعالی آپکو برکتوں سے نوازے ۔

جواب

الحمد للہ

سجدہ شکر مستحب ہے ، اور سجدہ شکر ایک سجدے کا نام ہے جو مسلمان کسی بھی حصولِ نعمت یا زوالِ نقمت پر کرتا ہے ، اس سجدے کے مستحب ہونے کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا عمل ثابت ہے ۔

چنانچہ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ : " نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی پر مسرت معاملہ پیش آتا ، یا آپکو خوشخبری دی جاتی تو اللہ کا شکر کرتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاتے " ابو داود : (2774) البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابو داود میں صحیح کہا ہے ۔

اور جب اللہ تعالی نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول فرمائی تو اس وقت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بھی سجدہ شکر کیا ، اسے بخاری : (4418) ، اور مسلم : (2769) نے روایت کیا ہے ۔

اسی طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس وقت سجدہ شکر ادا کیا جب آپکو مسیلمہ کذاب کے قتل ہونے کی خبر دی گئی ۔

علی رضی اللہ عنہ نے بھی اس وقت سجدہ شکر ادا کیا جب انہیں خوارج کے مقتولین میں خاتون کے پستان جیسے بازو والے شخص کی خبر دی گئی ۔
دیکھیں : "مصنف ابن ابی شیبہ" (2/366-368)

سوال میں ذکر شدہ حدیث کو قابل اعتماد محدثین میں سے کسی نے بھی بیان نہیں کیا ، آثارِ صحابہ اور احادیث بیان کرنے والی کتب میں بھی یہ روایت موجود نہیں ہے ، بلکہ اس حدیث کو کچھ شیعہ کتب بیان کرتی ہیں جو کہ جھوٹی اور من گھڑت احادیث سے بھر پور ہیں ، مثال کے طور پر : " من لا یحضرہ الفقیہ " (1/333 ، حدیث نمبر : 979 ، باب : سجدہ شکر ، اور سجدہ شکر کی دعا کے بارے میں ، اسی طرح کتاب " تہذیب الأحکام " از طوسی : (2/110) ، لیکن ان دونوں کتابوں میں اس حدیث کو جعفر الصادق سے بیان کیا گیا ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں ہے ، نیز اس کی سند میں محمد بن ابو عمیر " مجہول " ہے ، جس کے بارے میں " لسان المیزان " (5/221) میں ہے کہ : " محمد بن ابی عمیر اپنے والد سے بیان کرتا ہے ، اور ابن جریج اس سے بیان کرتا ہے ، لیکن یہ مجہول ہے " انتہی

اس کی سند میں اسی طرح " حریز بن ابی حریز " ، اور " مرازم بن حکیم " بھی ہیں ، ان کے بارے میں کسی بھی اہل علم نے توثیق ذکر نہیں کی ، ان کے حالات پڑھنے کیلئے آپ رجوع

کریں : "لسان المیزان" (2/181، 186)

چنانچہ خلاصہ یہ ہوا کہ :
اس حدیث کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا جائز نہیں ہے، اور لوگوں میں اس حدیث کو نشر کرنے سے روکنا چاہیے۔

والله اعلم